دل کی بات

محمد حنیف چودھری عرف حنیف رامے صاحب نے ایک عرصہ بعد متنازع گفتگو میں مہارت دکھانے کے لئے مرزائی انداز اختیار کیا ہے اور یہ رعنا شیخ کی معیت بلکہ "جامعیت" میں موسیقی کو نبیوں کا شیوہ (معاذ اللہ) بتانے میں مُصر ہیں انہیں قطعاً معلوم نہیں کہ سُر کا تعلق آواز کے ساتھ ہے اور موسیقی کا تعلق آلات طرب (مزامیر) کے ساتھ، برا ہو اس جہالت کا جو نہ جاننے کے باوجود نہ دانی پر مبنی ہو آواز کے حسن کو تو یقیناً انبیاء نے پسند فرمایا مثلاً سیدنا داؤد علیہ السلام کا صوتی حسن بطور مثل کے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں قاری یا نعت خواں کو اللہ نے لحن داؤدی عطاء فرمایا ہے۔ موسیقی ہارمونیم یا دیگر آلات کا خاصہ اور غنائی حسن صرف حسنِ آواز ہے۔

حنیف چودھری صاحب نے بھٹو کے سیاسی شباب کے زمانے میں بھی یہی بوزنگی ہانکی تھی کہ بنو نجار کی لڑکیوں نے دَف بجا کر حضور علیہ السلام کا مدینہ میں استقبال کیا اور حضور ﷺ نے انہیں منع نہیں فرمایا۔ حنیف رامے صاحب اس پر غور کرنے کے بجائے اندھے کانے استدلال سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی سعیٔ مذموم کرتے ہیں رامے صاحب! بنو نجار کی بچیاں کافرہ تھیں ان بے چاریوں کی کافرانہ تہذیب کا حصہ ایسا استقبال ہی تھا جو قابل مواخذہ نہیں تھا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں نہیں روکا۔ دوسرے یہ کہ سرور کائنات ﷺ نے انکی تحسین نہیں بلکہ سکوت اختیار کیا۔ رامے صاحب! جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ حدیث کی کسی کتاب سے تحسین و آفرین بھی ثابت کریں اور حوالہ پیپلز پارٹی والا نہ ہو مولوی والا ہو تاکہ اعتبار کیا جاسکے۔ تیسرے یہ کہ دَف کی آواز میں موسیقیت نہیں ہے ایک بھدّی اور دفتی والی آواز میں کیا رکھا ہے۔ جسمیں لذتیت اور حسن ہو یہ تو نارسائی اور غربت کا سہارا ہے آپ بھی اسمبلی میں سپیکر کی میز اس سے سجا لیں اور بوقتِ گویائی اسے بجالیں اور جی بھر کے بجائیں اگرچہ یہ کافرہ بچیوں کا شیوہ تھا۔ آخری بات رامے صاحب اپنی اصلاح فرمائیں۔

تلاوت، اذان، آبشار اور پرندوں کا چہچہانا غنایِ صوت ہے، حسنِ آواز ہے اور موسیقی حسن ساز ہے۔ کاش آپ اس سفلی گفتگو سے باز آجائیں۔

انہیں کے قبیلۂ تسفل کا ایک سرفراز آدمی جس کے نام کے ساتھ احمد بھی ہے انہوں نے خود کو "موہن جودڑو" سے جوڑلیا ہے انہیں یہ جوڑ مبارک ہو بلکہ میں تو ان سے عرض کروں گا کہ علماء سے گالیاں کھا کے بے مزہ ہونے کی کیا ضرورت ہے خود ہی اپنی شناسائی کا مرحلہ طے کرتے جائیں اور ایسے "من موہن" جوڑ ہڑپے سے لیکر نینی تال تک جوڑتے چلے جائیے تاکہ عاصمہ جہانگیر کی "جہان گیری" میں اضافہ ہو اور فرزان اپنے زمانے کی چالوں پہ فخر کرسکیں۔ اور ہم کہہ سکیں

تو نیز بر سرِ بام آکہ خوش تماشا ایست